سورة الانفال

آیات ۴۵ - ۵۵

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَۚ ﴿۴۵﴾
وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَ تَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَ اصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ
الصّٰبِرِيْنَۚ ﴿۴۶﴾ وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّ رِئَآءَ النَّاسِ وَ يَصُدُّوْنَ عَنْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۴۷﴾ وَ اِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَ قَالَ لَا
غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَ اِنِّیْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَ
قَالَ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّیْۤ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّیْۤ اَخَافُ اللّٰهَ ؕ وَ اللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ۠ ﴿۴۸﴾
اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِيْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰۤؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ ؕ وَ مَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ
فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۴۹﴾ وَ لَوْ تَرٰۤى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا ۙ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَ
اَدْبَارَهُمْ ۚ وَ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۵۰﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ
لِّلْعَبِيْدِۙ ﴿۵۱﴾ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ
بِذُنُوْبِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۵۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا
عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌۙ ﴿۵۳﴾

آیات ۴۵ تا ۴۸

- جنگ کے بارے میں ہدایات اور جہاد و قتال کے آداب (Dos and Don’ts of war)
- مسلمانوں کو تلقین کہ اچھی طرح جان لو کہ فتح اسباب، ہتھیاروں اور تمہاری محنت سے نہیں بلکہ اللہ کی مدد سے حاصل ہوگی۔اس لیے اللہ کو کثرت سے یاد کرو
- اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو، جو بھی تمہارے ذمہ دار ہیں ان سے مت جھگڑو۔ نظم کی پابندی کرو۔اگر نظم کی پابندی نہیں کروگے تو تم ڈھیلے پڑ جاؤ گے، تمہاری طاقت منتشر ہو جائے گی اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی

آیات ۴۹ تا ۵۳

- دین کے تقاضوں سے پیچھے ہٹنے (پسپائی) کی سزا - یہ بات اہل ایمان کے اللہ پہ بھروسے، جنگ میں ثابت قدمی اور منافقین کی دنیاداری اور بزدلی کے حوالے سے سمجھائی گئی ہے
- جان بوجھ کر حق سے اعراض اور حق کا راستہ روکنے والوں کا دنیا میں بھی اور موت کے وقت بھی فرشتوں کا ان کو عذاب دینا
- قوموں کے عروج وزوال کا قانون قدرت

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝٤٥ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا - اے لوگو! جو ایمان لائے ہو

اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً - جب بھی تمہارا سامنا ہو کسی جماعت سے

لَقِيَ يَلقَى ، لِقاءً - ملاقات کرنا....

فَاثْبُتُوْا - تو ثابت قدم رہو

ثَبَتَ يَثْبُتُ ، ثَبَاتًا و ثُبُوتًا - ثابت قدم رہنا

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا - اور یاد کرو اللہ کو کثرت سے

لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ - شاید تم فلاح پاؤ

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ - اور اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی

وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا - اور نہ کرو باہم جھگڑا ورنہ ہمت ہار جاؤ گے

فَشِلَ يَفْشَلُ ، فَشَلاً
بزدلی دکھانا، ہمت ہارنا

وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ - اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی

ذَهَبَ يَذْهَبُ ، ذَهابًا (چلے) جانا

وَاصْبِرُوْا - اور ثابت قدم رہو

رِيْح - ہوا (اس کی جمع رِیاح)

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝٤٦ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّ رِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝٤٧

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ - یقیناً اللہ ثابت قدموں کے ساتھ ہے

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ - اور نہ ہو جاؤ ان لوگوں جیسے جو

خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ - نکلے اپنے گھروں سے

نعمتوں کی فراوانی پر عدم شکر اور غلط استعمال

بَطَرًا - اتراتے ہوئے

بَطِرَ يَبْطَرُ ، بَطَرًا اترانا (اصل معنی پھاڑنا)

جیسے نعمت کی فراوانی نے دیدے پھاڑ دیئے ہوں

وَّ رِئَآءَ النَّاسِ - اور لوگوں کا دکھاوا کرتے ہوئے

رِئَاءٌ - نمائش، دکھاوا

اردو میں: بطر و رِیا کی ترکیب

وَيَصُدُّوْنَ - اور روکتے ہوئے

صَدَّ يَصُدُّ ، صَدًّا - روکنا (اور رکنا بھی)

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ - اللہ کی راہ سے

وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ - اور اللہ اس کا جو وہ لوگ کرتے ہیں

مُحِيْطٌ - احاطہ کرنے والا ہے

مُحِيْط - احاطہ کیے ہوئے، گھیرنے والا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٤٥﴾ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا
فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿٤٦﴾ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِم بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ وَ
يَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿٤٧﴾

اے ایمان لانے والو، جب کسی گروہ سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرو، توقع ہے کہ تمہیں کامیابی نصیب ہو گی۔ اور اللہ اور اس کے رسُول کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑو نہیں ورنہ تمہارے اندر کمزوری پیدا ہو جائے گی اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی صبر سے کام لو، یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور اُن لوگوں کے سے رنگ ڈھنگ نہ اختیار کرو جو اپنے گھروں سے اِتراتے اور لوگوں کو اپنی شان دکھاتے ہوئے نکلے اور جن کی روش یہ ہے کہ اللہ کے راستے سے روکتے ہیں جو کچھ وہ کر رہے ہیں وہ اللہ کی گرفت سے باہر نہیں ہے

Believers! When you encounter a host in battle, stand firm and remember Allah much that you may triumph. And obey Allah and His Messenger, and do not quarrel with one another lest you should lose courage and your power depart. Be steadfast, surely Allah is with those who remain steadfast. And be not like those who came forth from their homes exulting, with a desire to be seen of men, and hindering others from the way of Allah.38 Allah encompasses all that they do.

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝٤٥ وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَ تَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَ اصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝٤٦

مسلمانوں کے لیے ہدایات - سامانِ تربیت

- اب جبکہ حق و باطل میں مسلح تصادم شروع ہو چکا تھا اور دین کے غلبے کی جدو جہد آخری مرحلے میں داخل ہو چکی تھی مسلمانوں کو آئندہ پیش آنے والے حالات کے لیے ہدایات دی گئی ہیں اور ان کی تربیت کی گئی ہے کہ دین کی اقامت کے لیے انہیں اسطرح کی جنگوں سے گذرنا پڑے گا اس لیے جنگ، جنگی حالات اور حکمتِ عملی کے بارے میں ہدایات
- اگرچہ یہ خطاب غزوۂ بدر کے احوال کے حوالے سے لیکن یہ ہدایات تا قیامت آنے والے مجاہدین اسلام کے لیے ہیں

① **میدانِ جنگ میں ثابت قدمی و استقامت**: مسلمانوں کو ہدایت کہ جب بھی تمہارا کافروں سے تصادم ہو، کافروں کی تعداد تھوڑی ہو یا زیادہ ہو، ان کے پاس اسلحہ جنگ کی کیسی ہی فراوانی ہو اور تم ان کے مقابلے میں جیسی بھی پوزیشن رکھتے ہو تمہیں بہر صورت ثابت قدمی کا مظاہرہ کرنا ہے (اور اِس کو دینِ اسلام میں ایک مستقل قدر کے طور پر مضبوط کیا) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ "دشمن سے ملنے کی دعا نہ کرو اور اللہ سے عافیت مانگو اور اگر دشمن سے مقابلہ ہو جائے تو صبر سے کام لو (ڈٹ جاؤ) اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے میں ہے" (بخاری، کتاب الجہاد)

② **اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرنے کا حکم**: مسلمانوں کو یہ دوسرا حکم ہے جنگ کی تیاری کے ایام ہوں یا جنگ کی ہولناکی کے لمحات۔ ایک مومن کی اصل قوت اور محبوب متاع اللہ کا ذکر اور اس کی یاد ہے۔ مومن کی قوت کا اصل سرچشمہ اللہ ہی کی ذات ہے۔ مومن کی تگ و تاز کا اصل مقصد و منزل بھی وہی ہے۔ ایک مومن اسی کی رضا کے لیے میدان جنگ میں اترتا ہے، اسی کی نصرت و تائید کے سہارے بڑی سے بڑی قوت سے ٹکراتا ہے، اسی کو اپنی کمزوریوں کا مداویٰ سمجھتا ہے اور اسی کو اپنی کامیابی یا ناکامی کے نتیجے میں اجر و ثواب اور جزا کا مالک سمجھتا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۴۶﴾

③ اللہ اور اس کی رسولؐ کی اطاعت کرو (ڈسپلن کا حکم): اللہ تعالیٰ کے ذکر، اس کے استحضار، اور اس کے ساتھ تعلق کا لازمی نتیجہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت ہی ہونا چاہیے۔ ایسا ذکر اور ایسی یاد جس کے نتیجے میں اپنی محبوب ذات کی اطاعت پیدا نہیں ہوتی وہ محض زبان کا جمع خرچ، دماغ کی ورزش اور نفاق ہے۔ اللہ اور رسولؐ کی عام اطاعت کے ساتھ ساتھ حالت جنگ میں بطور خاص رسول اللہ ﷺ کے احکام کی اطاعت پر توجہ دلائی گئی ہو کیونکہ جنگ کی حالت میں عام حالت کی نسبت احکام کی اطاعت میں ذرا بھی کمزوری آجائے تو فوج کا ڈسپلن تباہ ہو جاتا ہے (جس کی ایک مثال مسلمانوں نے جنگ احد میں دیکھی اور اس کے نتیجے میں بہت نقصان بھی اٹھایا)

④ باہمی نزاع وجدال کی ممانعت: آپس میں نزاع وجدال کی ممانعت سورۃ آلِ عمران (آیت ۱۵۲) میں بھی آچکی اور تقریباً انہی الفاظ میں۔ آپس میں جھگڑنے اور نااتفاقی سے قوت منتشر ہو جاتی ہے، یہ مجموعی کمزوری اور ضعف کا باعث بنتا ہے، دشمن بے خوف ہو جاتے ہیں اور ان کے دلوں سے مسلمانوں کی ہیبت جاتی رہتی ہے۔ یہ سب دین الٰہی کو کمزور کرنے کے اسباب میں سے ہیں اس لیے ان کی صاف، واضح الفاظ میں سخت ممانعت کی گئی ہے

⑤ صبر کی تلقین: مسلمانوں کو ہدایت کی گئی کہ اپنے جذبات وخواہشات کو قابو میں رکھو، جذبات وخواہشات کے بے قابو ہونے کے نتیجے میں اختلافات کو در آنے کا موقعہ ملتا ہے۔ جلد بازی، گھبراہٹ اور نامناسب جوش سے بچو۔ ٹھنڈے دل اور جچی تلی قوت فیصلہ کے ساتھ کام کرو۔ خطرات اور مشکلات سامنے ہوں تو قدموں میں لغزش نہ آنے پائے۔ اشتعال انگیز مواقع پیش آئیں تو غیض وغضب کا ہیجان غالب نہ آنے پائے۔ مصائب کا طوفان بھی کبھی اللہ کے اعتماد کو شکست نہ دے سکے اور بڑی سے بڑی پریشانی بھی کبھی حواس پر اپنی گرفت قائم نہ کر سکے۔ کبھی دنیوی منافع اور فوائد اور لذات نفس کی ترغیبات، طبیعت کی آسودگی کو شکست نہ دے سکیں۔ ایسے تمام کمزور جذبات کو صبر کی زنجیر پہنا کر رکھو

وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَ تَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَ اصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٤٦﴾

اس سورت میں لفظ " فَشل " کے استعمال کی معنویت

- اس سورت کی دو آیات (۴۳ اور ۴۶) میں لفظ " فَشل " کا استعمال کیا گیا، جس کے معنی کمزوری، کم ہمتی، بزدلی
- (۱) وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِى الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ، (۲) وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا
- اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو تاکید کے ساتھ یہ ہدایت دی ہے کہ وہ " فَشل " کا شکار نہ ہوں یعنی کمزوری، کم ہمتی اور بزدلی نہ دکھائیں۔ اور ثابت قدمی کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کریں - کیوں؟
- اللہ تعالیٰ ہر قسم کی کمزوریوں سے مسلمانوں کو محفوظ رکھنا چاہتا ہے تاکہ وہ دین مغلوب نہ ہو اور دشمن غالب نہ ہو (اسی سبب سے آپس میں لڑنے اور نزاع کو بھی ممنوع کیا کہ اس سے یہ بڑا مقصد فوت ہونے کا غالب امکان ہے)
- مسلمانوں کے متفرق ہونے، اور آپس کے نزاع کے باعث مسلمانوں کی تنظیم، ڈسپلن اور جنگی حکمتِ عملی کو شدید نقصان پہنچے گا جس سے دشمن فائدہ اٹھائے گا
- قرآن کے اس حکم کی عظیم حکمت کو تاریخ کے آئینے میں دیکھ لیں ! پچھلے سو سال کی تاریخ کو دیکھ لیں کس طرح ۲۰ ویں صدی کے اوائل میں جب مسلمانوں میں قومیت کا تخمِ خبیث بویا گیا اور پھر انھوں نے کس طرح اس برگ خبیث کی آبیاری کی اور آپس میں ایک دوسرے کے خلاف ہتھیار اٹھائے، لڑائیاں کیں اور قتل و غارت کی تو پھر کس طرح مسلمانوں کی ایک عظیم سلطنت چند سالوں میں 43 ممالک میں تقسیم ہو گئ (وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيلاً .....)

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِم بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿٤٧﴾

- **مسلمان کا کردار اس کی پہچان ہے** : گزشتہ دو آیات میں جنگ کے دوران مسلمانوں کو جس کردار کا نمونہ ہونا چاہیے اس کے بارے میں ہدایات دی گئیں۔ اس آیت کریمہ میں یہ فرمایا جارہا ہے کہ جس طرح تم حق کے علمبردار اور حق کے گواہ بن کر اٹھے ہو تمہاری ایک ایک بات اور تمہارا ایک ایک عمل بالکل اسی طرح اس کا منہ بولتا ثبوت ہونا چاہیے

- یہاں پہ قریشِ مکہ کے کردار کے ان رذائل کو سامنے لایا گیا ہے جن کا اظہار انہوں نے اس جنگ کے مکہ سے نکلتے ہوئے اور بدر کے میدان میں کیا تھا۔ تکبر و نخوت، غرور، شراب نوشی، رقص و سرود کی محفلیں، بے حیائی، ریا اور دکھاوا جیسے رذائل، اور پھر ان لعنتوں پہ مزید اضافہ، نکلنے کا مقصد تھا یعنی حق کی مخالفت۔ جس کا ذکر کرکے مسلمانوں کو تلقین و ہدایت کہ تمہارے اندر اِن میں کوئی وصف نہ آنے پائے

- یہ سب بندۂ مومن کے شایانِ شان نہیں، رزم ہو یا بزم، خدا کے بندوں پر تواضع، عاجزی اور فروتنی ہر حال میں نمایاں رہنی چاہیے۔ اعلیٰ اخلاقی اقدار کا مظاہرہ اس دینِ الٰہی کے ساتھ وابستگی کی شرط ہے ، جس طرح دینِ اسلام دینِ کفر و شرک ، کی ضد ہے اسی طرح اس کے ماننے والے بھی کردار و اخلاق کے لحاظ سے ایک کفار و مشرکین کے برعکس ہوں ،ان کے اخلاق بھی پاکیزہ ہوں اور ان کا مقصد جنگ بھی

- آپ حیران ہوں گے زمانۂ قدیم کی جاہلیت میں ، علم و ہنر کی بے انداز ترقی کے باوجود سر مو فرق نہیں آیا۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران جو امریکی افواج اپنے دوست ملک برطانیہ میں اقامت گزیں رہیں ان کی عیش کوشی اور نتیجۃً ہزاروں ناجائز بچوں کی پیدائش کے چرچے تاریخ کا حصہ ہیں، اور حالیہ تاریخ کی جنگوں کو دیکھیں تو ان کے مقاصدِ جنگ ان کے کردار سے بھی زیادہ گھناؤنے ہیں (اس تناظر میں مسلمانوں کو کردار و مقاصد کی پاکیزگی کی یہ ابدی ہدایت کتنا عظیم رہنما اصول ہے ـــ اسلام کے ان متیازات سے ہم خود محروم یقیں ہیں.......... !)

وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ

وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ - اور جب خوشنما کر دیا ان کے لیے شیطان نے

اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ - ان کے اعمال اور کہا

لَا غَالِبَ لَكُمُ - کوئی غلبہ پانے والا نہیں ہے تم لوگوں پر

الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ - آج کے دن لوگوں میں سے

وَاِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ - اور یہ کہ میں حمایتی ہوں تمہارے لیے

فَلَمَّا تَرَآءَتِ - پھر جب آمنے سامنے ہوئیں

الْفِئَتٰنِ - دو جماعتیں

نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ - تو وہ پلٹا اپنی دونوں ایڑیوں پر

جَار - اصل معنی پڑوسی

عرب میں پڑوسی ہونے میں
حمایتی اور مددگار ہونے کا تصور

تَرَاءٰی یَتَرَاءٰی ، تَرَائِیًا - ایک
دوسرے کو دیکھنا، روبرو ہونا (VI)

(ر أ ي)

نَكَصَ يَنْكُصُ ، نَكْصًا - پلٹنا، پسپا ہونا

عَقِبَيْهِ - دو ایڑیاں

عَقِبَيْهِ - اصل میں عَقِبَيْنِ تھا، نون اضافت کی وجہ سے گر گیا

وَقَالَ اِنِّیۡ بَرِیۡٓءٌ مِّنۡکُمۡ اِنِّیۡۤ اَرٰی مَا لَا تَرَوۡنَ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اللّٰہَ ؕ وَ اللّٰہُ شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ ﴿۴۸﴾ ٪

وَقَالَ - اور (اس نے) کہا

اِنِّیۡ بَرِیۡٓءٌ مِّنۡکُمۡ - کہ میں بری ہوں تم لوگوں سے

اِنِّیۡۤ اَرٰی - بیشک میں دیکھتا ہوں

مَا لَا تَرَوۡنَ - اس کو جو تم نہیں دیکھتے

اِنِّیۡۤ اَخَافُ اللّٰہَ - بیشک میں ڈرتا ہوں اللہ سے

وَ اللّٰہُ شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ - اور اللہ سخت ہے پکڑنے کا

بَرِئَ یَبرَأُ ، بَرْءًا و وبَرَاءَةً - بری ہونا، الگ ہونا

رأی یَرَی ، رُؤیةً - دیکھنا

یہ أَرَی بابِ افعال (IV) نہیں ہے بلکہ واحد متکلم (1st person) فعل مضارع ہے

وَاِذۡ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيۡطٰنُ اَعۡمَالَهُمۡ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَـكُمُ الۡيَوۡمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّىۡ جَارٌ لَّـكُمۡ‌ ۚ فَلَمَّا
تَرَآءَتِ الۡفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيۡهِ وَقَالَ اِنِّىۡ بَرِىۡٓءٌ مِّنۡكُمۡ اِنِّىۡۤ اَرٰى مَا لَا تَرَوۡنَ اِنِّىۡۤ اَخَافُ اللّٰهَ‌ ؕ وَ
اللّٰهُ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ۞ ٤٨

ذرا خیال کرو اس وقت کا جب کہ شیطان نے ان لوگوں کے کرتوت ان کی نگاہوں میں خوشنما بنا کر دکھائے تھے اور ان سے کہا تھا کہ آج کوئی تم پر غالب نہیں آ سکتا اور یہ کہ میں تمہارے ساتھ ہوں مگر جب دونوں گروہوں کا آمنا سامنا ہوا تو وہ اُلٹے پاؤں پھر گیا اور کہنے لگا کہ میرا تمہارا ساتھ نہیں ہے، میں وہ کچھ دیکھ رہا ہوں جو تم لوگ نہیں دیکھتے، مجھے خدا سے ڈر لگتا ہے اور خدا بڑی سخت سزا دینے والا ہے

And recall when Satan made their works seem fair to them and said: 'None shall overcome you today. and I am your supporter.' But when the two armies faced each other, he turned on his heels, and said: 'Surely I am quit of you for I behold that which you do not. Indeed I fear Allah, and Allah is stern in punishment.

محمد اقبال

وَاِذۡ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيۡطٰنُ اَعۡمَالَهُمۡ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الۡيَوۡمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّىۡ جَارٌ لَّكُمۡ‌ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الۡفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيۡهِ وَقَالَ اِنِّىۡ بَرِىۡٓءٌ مِّنۡكُمۡ اِنِّىۡۤ اَرٰى مَا لَا تَرَوۡنَ اِنِّىۡۤ اَخَافُ اللّٰهَ‌ؕ وَاللّٰهُ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ۝۴۸

قریشِ مکہ کا ایک اور متکبرانہ طرزِ عمل

- بعض لوگوں کی کیفیت یہ ہو جاتی ہے کہ ان کی غلطیاں اور گناہ ان کی نظر میں اچھائی بن جاتے ہیں، نصیحت کرنے والے اُن کو خواہ کتنی ہی نصیحت کریں اُن پر اُس کا کوئی اثر نہیں ہوتا، قرآن نے اِس کو تزئین شیطان کا نام دیا (جسے تلبیس ابلیس بھی کہا جاسکتا ہے کہ ابلیس نے اُن کے لیے اُن کے برے اعمال مزین کر دیئے)
- اس آیت کریمہ میں اس حقیقت کے انکشاف کے ساتھ ساتھ قریش مکہ کی صورتحال کی توجیہ پیش کی گئی ہے
- شیطان نے قریشِ مکہ کے دلوں میں متکبرانہ خیالات پیدا کر دیے تھے اور انھیں خوش فہمی میں مبتلا کر دیا تھا کہ تمہارا یہ سازوسامان، یہ اسلحہ، یہ اتنا بڑا لشکر، یہ سب کچھ غیر معمولی اور انہونی صورت حال ہے۔ عرب کی تاریخ میں اس طرح کے مواقع بہت کم ملتے ہیں۔ کس میں ہمت ہے کہ آج اس لشکر کے سامنے ٹھہر سکے اور کس کے پاس اتنی طاقت ہے کہ آج تمہارے اوپر غلبہ پا سکے؟
- لیکن جب دونوں فوجیں آمنے سامنے ہوئیں اور شیطان نے دیکھا کہ مسلمانوں کے ساتھ حضرت جبرائیل اور میکائیل کی قیادت میں فرشتے بھی مدد کے لیے کھڑے ہیں تو اب اسے حقیقی خطرے کا احساس ہوا۔ اور الٹے پاؤں بھاگ کھڑا ہوا یہ کہتے ہوئے کہ میں یہاں وہ کچھ دیکھ رہا ہوں جو تم لوگوں کو نظر نہیں آرہا ہے۔
- جو کام جنوں میں سے ابلیس نے کیا وہی کام انسانوں میں سے یہود نے کیا قریش کو متکبرانہ رویے اختیار کرنے میں (حق و باطل کی اس جنگ میں محاذ کفر کے رہنما ابلیس و یہود)

اِذۡ يَقُوۡلُ الۡمُنٰفِقُوۡنَ وَالَّذِيۡنَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَاۤءِ دِيۡنُهُمۡ‌ؕ وَمَنۡ يَّتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ﴿۴۹﴾

اِذۡ يَقُوۡلُ الۡمُنٰفِقُوۡنَ - جب کہتے تھے منافق لوگ

وَالَّذِيۡنَ - اور وہ لوگ جن کے

مَرَض - بیماری ، چونکہ یہ نفاق کے مقابلے میں ہے لہٰذا اس سے مراد دین کی حقانیت میں شک و تردید ہے (ایمان کی کمزوری - نفاق)

فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ - دلوں میں اور ایک مرض تھا

غَرَّ - دھوکا دیا

غَرَّ يَغُرُّ ، غَرًّا و غُرُوراً - دھوکا دینا

هٰٓؤُلَاۤءِ دِيۡنُهُمۡ - اِن کو اِن کے دین نے

هٰؤُلَاءِ - قریب کے لیے اسم اشارہ جمع

وَمَنۡ يَّتَوَكَّلۡ - حالانکہ جو بھروسہ کرتا ہے

عَلَى اللّٰهِ - اللہ پر

فَاِنَّ اللّٰهَ - تو یقیناً اللہ

عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ - بالادست حکمت والا ہے

اِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰۤؤُلَآءِ دِیْنُهُمْ ؕ وَ مَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ
فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۴۹﴾

جب کہ منافقین اور وہ سب لوگ جن کے دلوں کو روگ لگا ہوا ہے، کہہ رہے تھے کہ
ان لوگوں کو تو اِن کے دین نے خبط میں مبتلا کر رکھا ہے حالانکہ اگر کوئی اللہ پر
بھروسہ کرے تو یقیناً اللہ بڑا زبردست اور دانا ہے

And recall when the hypocrites and those whose hearts were diseased said: 'Their faith has deluded these (believers). But he who puts his trust in Allah shall find Allah All-Mighty. All-Wise.

اِذۡ یَقُوۡلُ الۡمُنٰفِقُوۡنَ وَ الَّذِیۡنَ فِیۡ قُلُوۡبِہِمۡ مَّرَضٌ غَرَّ ہٰۤؤُلَآءِ دِیۡنُہُمۡ ؕ وَ مَنۡ یَّتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ فَاِنَّ اللّٰہَ عَزِیۡزٌ حَکِیۡمٌ ﴿۴۹﴾

نفاق کے مریض - اور اہل ایمان

- منافقین جو حقیقتاً دل کے مریض تھے، اسلام کی طرف مائل ہو گئے تھے لیکن ان کے عقائد صحیح نہ تھے اور نہ ہی ان کے دل اسلام پر مطمئن ہوئے تھے۔ یہ لوگ اس مکی لشکر کے ساتھ چلے آئے تھے۔ لیکن یہ مذبذب تھے۔
- ان کے بارے میں جس حقیقت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے دل کے اس بے یقینی کے مرض کی وجہ سے دراصل فتح و نصرت کے حقیقی اسباب سے بے خبر ہیں، یہ صرف سطحی اور ظاہری حالات کو دیکھ کر ہی فیصلے کرتے ہیں (جن میں حقیقی بصیرت کا فقدان ہوتا ہے)، ان کے نزدیک نظریات کی قوت، مقصد سے لگاؤ، اللہ پہ توکل اور بھروسہ جو کسی معرکے میں فیصلہ کن کردار ادا کرتے ہیں، ان کی کوئی اہمیت ہی نہیں
- یہ لوگ ایمان والوں کو فریب خوردہ اور دین کے بارے میں ان کو مغرور کہتے تھے، یہ سمجھتے تھے کہ یہ لوگ اپنے آپ کو ہلاکت کے گڑھے کے دہانے پر لا رہے ہیں کیونکہ مشرکین سیلاب کی طرح بہے چلے آرہے تھے
- لیکن مومن دراصل سطح اور ظاہر کے پیچھے چیزوں کی حقیقت کو اللہ کی دی ہوئی بصیرت و فراست سے دیکھتا ہے اسے اللہ پہ بھروسہ ہوتا ہے اور اللہ کی قدرت و طاقت پر بھی اسے یقین ہوتا ہے، اس بات پر بھی وہ یقین رکھتا ہے کہ بے شک اہل باطل کے پاس ذرائع و وسائل اور تعداد ان کے مقابل بہت زیادہ ہے لیکن جس خدا پر اس کو بھروسہ ہے وہ اسباب و ذرائع کو پیدا کرنے والا ہے، اسباب و ذرائع میں تاثیر رکھنے والا ہے اور دنیا میں حادثات و واقعات کو کنٹرول کرنے والا ہے وہ جب چاہے حالات کو اُن کے لیے سازگاری میں بدل دے

وَلَوْتَرٰٓى اِذْيَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا ۙ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۚ وَ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝٥٠

وَلَوْتَرٰٓى - اور اگر آپ دیکھتے

اِذْيَتَوَفَّى - جب وفات دیتے ہیں

تَوَفَّى يَتَوَفَّى ، تَوَفِّيًا - پورا پورا لینا (روح قبض کرنا، وفات دینا) (۷)

الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ - اُن کو جنھوں نے کفر کیا، فرشتے

يَضْرِبُوْنَ - مارتے ہوئے

وُجُوْهَهُمْ - ان کے چہروں کو

وُجُوه ، وَجْه کی جمع (چہرے)

وَاَدْبَارَهُمْ - اور ان کی پیٹھوں کو

اَدْبار ، دُبُر کی جمع (پشت)

وَ ذُوْقُوْا - اور (کہتے ہوئے کہ) چکھو

ذَاقَ يَذُوْقُ ، ذَوْقًا چکھنا

عَذَابَ الْحَرِيْقِ - جلنے کا عذاب

حَرَقَ يَحْرُقُ/يَحْرِقُ ، حَرْقًا جلنا

اردو میں : حرقی (توانائی)، تپِ محرقہ، احتراق (جلن، سوزش)

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿٥١﴾

ذٰلِكَ - یہ

بِمَا قَدَّمَتْ - بسبب اس کے ہے جو آگے بھیجا

اَيْدِيْكُمْ - تمہارے ہاتھوں نے

وَاَنَّ اللّٰهَ - اور یہ کہ اللہ

لَيْسَ بِظَلَّامٍ - نہیں ہے کچھ بھی ظلم کرنے والا

لِّلْعَبِيْدِ - بندوں پر

اَيْدِیْ ، يَدٌ کی جمع (ہاتھ)

ظَلَّامٍ - ظُلْمٌ سے مبالغے کا صیغہ

عَبِيْد ، عَبْدٌ کی جمع (بندے)

عَبْدٌ کی جمع عباد بھی آتی ہے

اگر عبد غلام کے معنی میں ہو تو جمع عبید، اور اگر عابد کے معنی میں ہو تو جمع عباد آتی ہے

وَلَوْ تَرَىٰٓ إِذْ يَتَوَفَّى الَّذِينَ كَفَرُوا ۙ الْمَلَٰٓئِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوقُوا عَذَابَ
الْحَرِيقِ ﴿٥٠﴾ ذَٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ۙ ﴿٥١﴾

کاش تم اُس حالت کو دیکھ سکتے جبکہ فرشتے مقتول کافروں کی رُوحیں قبض کر رہے تھے
وہ ان کے چہروں اور ان کے کولھوں پر ضربیں لگاتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے
"لواب جلنے کی سزا بھگتو
یہ وہ جزا ہے جس کا سامان تمہارے اپنے ہاتھوں نے پیشگی مہیا کر رکھا تھا، ورنہ اللہ تو
اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے

And if you could only see when the angels took away the souls of the unbelievers, striking them on their faces and backs, saying: 'Taste the torment of burning.

This is your punishment for what your hands wrought. Allah is not unjust in the least to His creatures.

محمد اقبال

وَلَوْ تَرَىٰٓ اِذْ یَتَوَفَّى الَّذِیْنَ كَفَرُوا ۙ الْمَلٰٓئِكَةُ یَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ ﴿۵۰﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ ۙ ﴿۵۱﴾

موت کے وقت اور موت کے بعد کفار کی حالت

- آیت کریمہ کا سیاق - مشرکین مکہ کے ساتھ میدان بدر میں جو کچھ گزری بظاہر وہ ایسی چوٹ ہے جس کی گہرائی کا اندازہ کرنا آسان نہیں۔ وہ لشکر جسے یہ زعم تھا کہ آج اس پر کوئی غالب نہیں آسکتا وہ جزیرہ عرب کی سب سے بڑی قوت ہے اسے چند غیر مسلح اور نہتے مسلمانوں نے وہ سبق سکھایا جو ہمیشہ یاد رہے گا۔ ان کی پوری قیادت تہِ تیغ کردی گئی، قیادت کی دوسری صف زنجیروں میں باندھ لی گئی، اس شکست سے پورے عرب میں ان کی طاقت کا بھرم کھل گیا، وہ رسوائی ہوئی کہ الامان والحفیظ
- لیکن اللہ فرماتا ہے کہ یہ تو کچھ بھی نہیں اگر تم کہیں اس منظر کو دیکھ لیتے جبکہ جنگ بدر میں قتل ہونے والوں کی جانیں نکالی جارہی تھیں۔ فرشتے کوڑوں اور گرزوں سے ان کے چہروں پر مار رہے تھے اور ان کے کولہوں پر ضربیں لگا رہے تھے اور جو کچھ ان پر گزر رہی تھی تب شائد آپ کو اندازہ ہوتا کہ ان پر کیا قیامت گزری ہے اور پھر اسی پر بس نہیں ان کو مارتے اور ادھیڑتے ہوئے یہ بھی کہتے تھے کہ موت تو ایک وقتی لمحاتی تکلیف ہے اصل عذاب تو جہنم میں تمہارا انتظار کررہا ہے۔ وہاں کی آگ جو پتھروں کو پگھلا دیتی ہے، تمہاری تواضع کے لیے چشم براہ ہے
- یہ ایسا نہیں کہ ان پر ظلم ہوتا ہے بلکہ انھوں نے زندگی بھر جو فصل بوئی اور پروان چڑھائی یہ اسی کا پھل ہے جو ان کو کاٹنا پڑتا ہے۔ یہ انہی کے ہاتھوں کی کمائی ہے جسے وہ مرتے ہوئے سمیٹتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو اپنے بندوں پر رتی بھر ظلم کا روادار نہیں۔ اس کا قانون عدل بے لاگ ہے۔ وہ اپنی ذات میں نہایت رحیم و کریم ہے

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٥٢﴾

كَدَاْبِ - جیسا کہ عادت (حالت)

كَ - حرفِ تشبیہ

دأَبَ يَدأَبُ ، دَأْبًا کسی کام کو لگاتار کرنا، کسی راستے پر مسلسل چلنا

دَاب - عادت، شان اور حالت

وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبَيْنِ ۚ

اٰلِ فِرْعَوْنَ - فرعون کے پیروکاروں کی

وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ - اور اُن کی طرح جو اُن سے پہلے تھے

كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ - انھوں نے انکار کیا اللہ کی نشانیوں کا

فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ - تو پکڑا ان کو اللہ نے

بِذُنُوْبِهِمْ - ان کے گناہوں کے سبب سے

ذُنُوْب ، ذنب - کی جمع (گناہ)

اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ - بیشک اللہ قوت والا ہے

شَدِيْدُ الْعِقَابِ - سخت ہے پکڑنے کا

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمۡ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعۡمَةً اَنۡعَمَهَا عَلٰى قَوۡمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوۡا مَا بِاَنۡفُسِهِمۡ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ۙ﴿۵۳﴾

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ - یہ اس سبب سے ہے کہ

لَمۡ يَكُ مُغَيِّرًا - اللہ ہر گز نہیں ہے بدلنے والا

غَیَّرَ یُغَیِّرُ ، تَغْیِیْرًا - بدلنا (II)

مُغَیِّر - بدلنے والا

اردو میں : غیر، تغیّر، اغیار، غیریت، وغیرہ (وَغَيْرُهٗ)

نِّعۡمَةً - کسی ایسی نعمت کو

اَنۡعَمَهَا - اس نے انعام کیا جسے

عَلٰى قَوۡمٍ - کسی قوم پر

حَتّٰى يُغَيِّرُوۡا - یہاں تک کہ وہ بدلیں

مَا بِاَنۡفُسِهِمۡ - وہ جو ان کے

وَاَنَّ اللّٰهَ - اور یہ کہ اللہ

سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ - سننے والا ہے جاننے والا ہے

إِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنۡدَ اللّٰهِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا فَهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۵۵﴾

شَرّ ۔ برائی، برا ۔ شَرَّ اصل میں اَشَرّ تھا (سب سے برا) کثرت استعمال سے ہمزہ ساقط ہوگیا

اِنَّ شَرَّ - بیشک بدترین

دَبَّ ۔ رینگنا، آہستہ چلنا

الدَّوَآبِّ - جانور

دَوَابّ ، دَابَّةٌ کی جمع (لغوی معنی، پاؤں دھرنے والے، رینگنے والے جانور ۔ عرف عام میں تمام جانور)

عِنۡدَ اللّٰهِ - اللہ کے نزدیک

الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا - وہ لوگ ہیں جنھوں نے کفر کیا

فَهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ - پھر وہ ایمان نہیں لاتے ہیں

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ
الْعِقَابِ ﴿۵۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ
عَلِيْمٌ ۙ﴿۵۳﴾ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۖ﴿۵۵﴾

یہ معاملہ ان کے ساتھ اُسی طرح پیش آیا جس طرح آلِ فرعون اور ان سے پہلے کے دُوسرے لوگوں کے ساتھ پیش آتا رہا ہے کہ انہوں نے اللہ کی آیات کو ماننے سے انکار کیا اور اللہ نے ان کے گناہوں پر انہیں پکڑ لیا اللہ قوت رکھتا ہے اور سخت سزا دینے والا ہے، یہ اللہ کی اِس سنت کے مطابق ہوا کہ وہ کسی نعمت کو جو اس نے کسی قوم کو عطا کی ہو اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک کہ وہ قوم خود اپنے طرزِ عمل کو نہیں بدل دیتی اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے بیشک سب جانداروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ لوگ ہیں جنھوں نے حق کو ماننے سے انکار کردیا پھر وہ کسی طرح ایمان نہیں لاتے۔

Their case is like that of the people of Pharaoh and those before them. They denied the signs of Allah and so Allah seized them for their sins. Surely Allah is All-Powerful, Stern in retribution. This happened because Allah is not one to change the favour which He has bestowed upon a people until they have changed their attitude. Surely Allah is All-Hearing, All-Knowing. Surely the worst moving creatures in the sight of Allah are those who definitively denied the truth and are therefore in no way prepared to accept it;

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۵۲﴾

تاریخِ دعوت اور اللہ کی سنت

- یہ آیت کریمہ بھی بدر کے واقعات کے تناظر میں۔ کہ قریش مکہ کے ساتھ جو کچھ ہوا اور جو کچھ آئندہ ہوگا، وہ انبیاء کی تاریخ دعوت اور اللہ کی سنت کے خلاف نہیں ہے
- اللہ کی سنت یہ ہے کہ وہ انسانوں کو فہم و شعور عطا فرماتا ہے نعمتوں سے نوازتا ہے ہر طرح کے وسائل سے بہرور کرتا ہے اور جب وہ لوگ فہم و شعور سے کام لینے سے عاجز رہتے ہیں تو اللہ ان پر مزید احسان یہ کرتا ہے کہ اپنے رسول بھیجتا ہے اور اپنی کتابیں اتارتا ہے اور افہام و تفہیم کے تمام ذرائع سے کام لے کر ان پر حجت تمام کر دیتا ہے
- اگر وہ رسول کی دعوت کو قبول کرنے کی بجائے مخالفت پر تل جاتے ہیں اور راہ راست اختیار کرنے کی بجائے ہدایت کے راستے پر چلنا مشکل بنا دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انھیں تنبیہ کرنے اور متوجہ کرنے کے لیے آزمائشوں میں مبتلا کرتا ہے۔ کبھی کوئی وبا ان پر بھیجتا ہے کبھی کسی تکلیف میں مبتلا کر دیتا ہے جو کسی بڑے عذاب کا پیش خیمہ
- یہاں آل فرعون کا ذکر، جس سے اس کی پوری قوم مراد ہے اور جس پر اللہ کہ مذکورہ بالا سنت کا اطلاق کامل طور پر۔ ان کی اس تاریخ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے قریش مکہ سے کہا جا رہا ہے کہ تمہارے ساتھ بدر کے میدان میں جو کچھ گزری ہے اور تم جس عذاب اور رسوائی سے دوچار ہوئے ہو یہ اللہ کی اسی سنت کا تسلسل ہے۔ جس میں آل فرعون اور دوسری قومیں مبتلا ہوتی رہی ہیں لیکن یہاں اللہ نے فرمایا کہ اللہ نے گناہوں کی پاداش میں انھیں پکڑا (ہلاک نہیں کیا) پکڑنے سے مراد وہی تنبیہات جن سے مقصود قوموں کو جگانا اور ہوشیار کرنا ہوتا ہے

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۙ﴿۵۳﴾

قوموں کے لیے اللہ کی اور سنت

- قوموں کے متعلق اللہ کا قانون یہ ہے کہ جب تک ان میں کوئی تبدیلی نہ پیدا ہو، وہ خود ان میں تبدیلی پیدا نہیں کرتا، یعنی ہر قوم جو باعروج ہے اور اس کے عروج کے اسباب و علل ہیں، جب تک وہ خود ذلت و مسکنت کے اسباب نہ پیدا کرے، اللہ تعالیٰ اس کی نعمتوں کو ذلت سے نہیں بدلتا
- اللہ تعالیٰ کسی قوم سے اپنی عطا کردہ نعمت کو چھینتا نہیں۔ یہاں تک کہ وہ لوگ اپنی حالت کو خود بدل دیں
- جب کوئی بدنصیب قوم اپنی ناشکری اور بداطواری سے اپنے آپ کو اس نعمت کے قابل نہ رہنے دے تو پھر اس قوم کی اس ناشکری کا طبعی تقاضا یہی ہوتا ہے کہ وہ نعمت اس سے چھین لی جائے۔ جیسا کہ اہل فرعون اور دیگر قوموں کے ساتھ بالفعل ہو چکا ہے۔ اور اس کی تازہ مثال کفار قریش تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی عظیم الشان نعمتوں سے نوازا۔ ان کو بھوک سے بچا کر وافر رزق بخشا۔ خوف کی بجائے امن سے سرفراز فرمایا۔ نبی آخر الزمان کو ان کے اندر مبعوث فرما کر ان کو اپنی کامل ہدایت کی اس اَبَدی نعمت سے بہرہ ور فرمایا مگر انھوں نے ان عظیم الشان نعمتوں کی قدر نہ پہچانی اور انھوں نے انکار و تکذیب ہی سے کام لیا۔ تو اس کے نتیجے میں آخرکار وہ اپنے اس انجام سے ہم کنار ہوئے جس کے وہ اپنے اعمال و کردار کی بناء پر مستحق تھے۔
- قوموں کی ترقی اور ان کے عروج کی اصل بنیاد ایمان و اخلاق کی دولت اور صالح کردار پر ہے۔ یہ دولت جب کسی قوم میں موجود ہو گی تو وہ قوم ترقی کی راہ پر گامزن ہو گی خواہ وہ مادی اعتبار سے بالکل تہی دامن ہی کیوں نہ ہوں۔ اور یہ چیز جب نہیں تو وہ قوم ہلاکت کی راہ پر ہے، خواہ دنیاوی اعتبار اور مادی لحاظ سے کتنے ہی عروج پر کیوں نہ ہو

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۵﴾

بدترین خلائق

- حق کو قبول نہ کرنے اور کفر پر ڈٹے رہنے کے سبب آیات الٰہی پر ایمان لانے کی توفیق انسان سے سلب ہو جاتی ہے
- یہ مضمون اس سے پہلے سورۃ الاعراف آیت ۱۷۹ اور اس سورت کی آیت ۲۲ میں بھی آ چکا ہے
- جن لوگوں نے کفر اختیار کرنے کی وجہ سے اپنے اندر سے ایمان کی توفیق خود ختم کر ڈالی ہے وہی لوگ بارگاہ خداوند میں بدترین جاندار ہیں، اور انہیں انسانوں میں بدترین (شَرُّ النَّاس) نہیں کہا گیا بلکہ جانوروں میں سے بدتر (شَرُّ الدَّوَآبّ) کہا گیا ہے
- مسلمانوں کی بطور تربیت یہ بتایا جا رہا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے تیئیس سال تک آفتاب نبوت کو چمکتا ہوا دیکھا مگر پھر بھی ایمان کی حرارت و تمازت سے متاثر نہ ہوئے، نہ دیکھتے ہیں، نہ سنتے ہیں اور نہ سوچتے ہیں، یہ عقل و شعور اور ایمان کی نعمتوں کے مقابلے میں کفر کی روش اختیار کرکے دنیا کی لذتوں پر ریجھ گئے ہیں۔ نہ وہ پہلے ایمان لائے، نہ آئندہ ایمان لانے والے ہیں
- اگرچہ مفسرین میں سے کچھ نے اس آیت کا مصداق بنو قریظہ، کچھ نے بنو نضیر اور کچھ دوسروں نے بنو قینقاع کو قرار دیا ہے لیکن یہ سب مراد ہو سکتے ہیں کیونکہ یہودیوں میں سے ہر گروہ نے اپنی اپنی جگہ حضور کے ساتھ عہد شکنی کی، یہ حکم قیامت تک کے لیے ہے اور ان تمام لوگوں پر اور تمام حالات پر صادق ہوگا جو اس نہج پہ پہنچ جائیں

آیات ۴۵ تا ۴۸

- جنگ کے بارے میں ہدایات اور جہاد و قتال کے آداب (Dos and Don’ts of war)
- مسلمانوں کو تلقین کہ اچھی طرح جان لو کہ فتح اسباب، ہتھیاروں اور تمہاری محنت سے نہیں بلکہ اللہ کی مدد سے حاصل ہو گی، اس لیے اللہ کو کثرت سے یاد کرو
- اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو، جو بھی تمہارے ذمہ دار ہیں ان سے مت جھگڑو۔ نظم کی پابندی کرو۔ اگر نظم کی پابندی نہیں کروگے تو تم ڈھیلے پڑ جاؤ گے، تمہاری طاقت منتشر ہو جائے گی اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی

آیات ۴۹ تا ۵۳

- دین کے تقاضوں سے پیچھے ہٹنے (پسپائی) کی سزا - یہ بات اہل ایمان کے اللہ پہ بھروسے، جنگ میں ثابت قدمی اور منافقین کی دنیاداری اور بزدلی کے حوالے سے سمجھائی گئی ہے
- جان بوجھ کر حق سے اعراض اور حق کا راستہ روکنے والوں کا دنیا میں بھی اور موت کے وقت بھی فرشتوں کا ان کو عذاب دینا
- قوموں کے عروج وزوال کا قانون قدرت